

## رسائل و مسائل

### حضرت سارہ اور حضرت ہاجرہ کا قصہ

کتاب "حسن و جمال کا منظر" کے صفحہ ۲۲ کا پیرا گراف ۲ ملاحظہ فرمائیں جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور بی بی سارہ کا ذکر ہے۔ بی بی سارہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ بی بی ہاجرہ اور اس کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اس کی نظر سے دور رکھیں۔ کیونکہ میں یعنی سارہ بی بی 'ان کو دیکھنا پسند نہیں کرتی۔ قرآن حکیم میں 'میں نے جہاں تک پڑھا ہے' یہ ہے کہ نبی یا رسول اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بغیر کوئی کام نہیں کرتے۔ لیکن درج بالا کتاب کے صفحہ ۲۲ پر جو کچھ لکھا ہے اس کے ساتھ میں اتفاق نہیں کرتا۔ براہ مہربانی قرآن شریف کی روشنی میں اپنی رائے سے مطلع فرمائیں۔

آپ نے "حسن و جمال کا منظر" نامی کتاب کے حوالے سے حضرت ابراہیم اور آپ کے اہل بیت کا جو واقعہ نقل کیا ہے اسے میں نے بھی بعض کتابوں میں پڑھا ہے۔ مجھے بھی اس پر وہی اشکال محسوس ہوا جو آپ کو ہوا ہے۔ اس بارے میں اولین امر جو میرے نزدیک قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں اس طرح کا واقعہ مذکور نہیں ہے اور جہاں تک مجھے علم ہے کسی حدیث صحیح میں بھی اس طرح کا واقعہ بیان نہیں ہوا۔ بخاری شریف کتاب الانبیاء میں بعض روایات ہیں مگر وہ احادیث مرفوع نہیں جن کی سند متصلاً "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہو۔ حضرت ابن عباسؓ کے بعض اقوال ہیں مگر وہ بھی بہت مجمل و مبہم ہیں جن کا مطلب و مدعا پآسانی سمجھ میں نہیں آسکتا۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

عن ابن عباس رضی اللہ عنہم . قال لما كان بين ابراهيم و بين اهلہ ما كان خروج اسماعيل وام اسماعيل و معهم شاة لہما ماء . . . . . حتی قلم مکتبہ

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا، جب حضرت ابراہیمؑ اور ان کے اہل کے مابین پیش آیا جو کچھ کہ پیش آیا تو حضرت اسماعیلؑ اور ان کی والدہ ماجدہ ہاجرہؑ نکل پڑے اور ان کے پاس ایک پانی بھرا مشکیزہ تھا.... یہاں تک کہ وہ مکہ معظمہ جا پہنچے....

اس روایت میں صراحت نہیں کہ حضرت ابراہیمؑ اور ان گھروالوں کے درمیان کیا غیر معمولی واقعہ رونما ہوا۔ جو ماں بیٹے کے گھر سے نکلنے کا باعث بنا۔ شارحین نے اس کی جو تفصیل بیان کی ہے وہ یہ کہ حضرت سارہؑ کے سن رسیدہ ہونے کے باوجود اس وقت تک اولاد نہ ہوئی اور حضرت ہاجرہؑ کو اللہ نے بیٹا اسماعیلؑ عطا فرمایا تو اس پر حضرت سارہؑ کو غیرت لاحق ہوئی اور انہوں نے قسم کھالی کہ وہ ہاجرہؑ کے اعضاء چھیدیں گی۔ بعض نے لکھا ہے کہ حضرت سارہؑ نے حضرت ہاجرہؑ کے گھر سے اخراج کا مطالبہ کیا۔ لیکن شرعاً و عقلاً ایسے اقوال و آثار کیسے قتل حجت ہو سکتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ جو بات کسی جا سکتی ہے وہ یہ ہے کہ بتقاضائے بشریت و نسوانیت ایک بیوی کی گود ہری ہونے پر دوسری بیوی کے دل میں رشک و رقابت کا جذبہ پیدا ہو جائے، لیکن اسے گھر سے نکل دینے، اس کی صورت نہ دیکھ سکنے کا خیال حضرت ابراہیمؑ کے گھروالوں کے ذہن میں کیسے سا سکتا ہے اور حضرت ابراہیمؑ کا اس مطالبے پر حضرت ہاجرہؑ کو گھر سے نکل لے جانا کیسے قابل تصور ہو سکتا ہے جبکہ حضرت موصوف کا اسوۂ حسنہ تو یہ ہے کہ اپنے صاحبزادے اسماعیلؑ کی ایک اہلیہ نے جب اپنے گزر اوقات کی تنگی کی شکایت حضرت ابراہیمؑ سے کی تو انہوں نے حضرت اسماعیلؑ کو اپنی بیوی کے بدل دینے کی ہدایت فرمائی اور یہ واقعہ بھی اسی کتاب الانبیاء میں مروی ہے۔ قرآن مجید میں حضرت ابراہیمؑ کی صفت **اَوَّاهٌ حَلِيمٌ** بیان فرمائی گئی ہے۔

پھر عجیب تر بات یہ ہے کہ منقولہ بالا روایت سے پہلے حضرت ابن عباسؓ سے دوسری روایت

یہ ہے:

قال ابن عباس اول من اتخذ النساء المنطق من قبل ام اسماعيل ' اتخذت منطلقا لتعلى

اثرها على ساره ثم جاء بها ابراهيم وابنها اسماعيل حتى وضعهما عند البیت۔

عورتوں میں کمر بند باندھنے کا رواج سب سے پہلے حضرت اسماعیلؑ کی والدہ ہاجرہؑ سے

شروع ہوا، انہوں نے اپنے پاؤں کے نشان مٹانے کے لیے اس کمر بند کو استعمال کیا

تاکہ حضرت سارہؑ نقش پا سے کھوج نہ لگا سکیں۔ پھر حضرت ابراہیمؑ حضرت ہاجرہؑ اور ان

کے فرزند حضرت اسماعیلؑ کو لے چلے اور بیت اللہ کے پاس انہوں نے چھوڑ دیا۔

فتح الباری میں اس قصے کی توجیہ یہی بیان ہے کہ جب حضرت ہاجرہؑ کے بیٹا ہوا تو حضرت

سارہ کو غیرت آئی۔ تب حضرت ہاجرہؓ نے اپنا کمر بند کس لیا ”وہبت وجرت فیلہا لتخفی اثرہا علی سارہ“ (حضرت ہاجرہؓ بھاگ نکلیں اور اپنا دامن کھینٹی گئیں تاکہ ان کے نقوش قدم حضرت سارہؓ سے مخفی رہیں۔) ہر کیف اس ساری کہانی کا نہ سر ہے نہ پیر ہے، نہ معلوم یہ کیسے ہمارے ہاں راہ پا گئی۔

قرآن مجید اور احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کا حضرت اسماعیلؑ اور ان کی والدہ ہاجرہؓ کا گھر سے لے چلنا اور بیت اللہ کے پاس بے آب و گیہ وادی میں ان ماں بیٹے کو بٹھا دینا اللہ رب العالمین کے حکم کے تحت، اسی کی رضا کی خاطر تھا۔ سورہ ابراہیم آیت ۷۳ میں ان کی دعا منقول ہے:

اے ہمارے رب میں نے اپنے اہل و عیال کو اس وادی غیر زرع میں، تیرے گھر کے جوار میں لا بسایا ہے تاکہ یہ نماز قائم کریں۔

روایت مذکورہ بالا میں بھی ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ واپس جانے لگے تو حضرت ہاجرہؓ نے ان سے کہا کہ آپ اس وادی میں ہمیں چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں، یہاں کوئی انسان حیوان نہیں۔ پھر حضرت ہاجرہؓ نے کہا:

”اللہ النی امرک بہنا؟“

(کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟)

”قَالَ نَعَمْ“ (حضرت ابراہیم نے جواب دیا، ہاں) تو حضرت ہاجرہؓ نے کہا ”پھر اللہ ہمیں ضائع نہیں فرمائے گا۔“ ان تصریحات قطعہ کے ساتھ حضرت ہاجرہؓ کے بھاگنے بھاگانے اور اپنے نقوش و آثار مٹانے کی داستان کیسے میل کھا سکتی ہے۔ حضرت ہاجرہؓ اور حضرت سارہؓ کا قصہ دراصل بائبل کتاب پیدائش میں مذکور ہے۔ وہاں الفاظ یہ ہیں:

سارہ نے دیکھا کہ ہاجرہ مصری کا بیٹا، جو اسے حضرت ابراہیمؑ سے ہوا تھا، ٹھنٹھے مارتا ہے۔ تب اس نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ اس لوٹڈی اور اس کے بیٹے کو نکال دے۔

معلوم ہوتا ہے یہیں سے یہ قصہ ہمارے ہاں نقل ہوا ہے، مگر اس کی حقیقت جو کچھ ہے میں نے واضح کر دی ہے۔

(ملک غلام علی)